سبق ۱۸

خمس

خمس کیا ہے اور کیسے ادا کرنا چاہیے؟

خمس یعنی مال کا پانچواں حصہ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر مسلمان پر دین اسلام کی ترقی کے لئے ہر مسلمان پر اس کی آمدنی کا پانچواں حصہ بطور خمس ادا کرنا واجب ہے۔ یعنی جو لوگ ملازم ہیں اور تنخواہ پاتے ہیں یا تاجر ہیں یا کسی بھی طرح انھیں آمدنی ہوتی ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر کے اخراجات اس آمدنی سے پورے کریں ایک سال کے اخراجات کے بعد جو روپیہ بچ جائے اس پر خمس ادا کریں مثلاً اگر سال کے آخر میں ایک سو روپے بچ گئے ہوں تو اس کا پانچواں حصہ یعنی ۲۰/روپے بطور خمس ادا کرنا ہوگا۔

خمس کن چیزوں پر واجب ہوتا ہے

خمس سات چیزوں پر واجب ہوتا ہے ۱۔ کاروبار وتجارت سے حاصل ہونے والے نفع پر ۲۔ کانیں ۳۔ دفینہ (خزانہ) ۴۔ وہ مال جو حرام میں مخلوط ہو گیا ہو ۵۔ جواہرات جو غوطہ خوری سے ہاتھ آئیں ۶۔ جنگ کا مال غنیمت ۷۔ وہ زمین جسے کافر ذمی مسلمان سے خریدے ان سب چیزوں کے احکام تفصیل کے ساتھ توضیح المسائل میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

ان سب خمس کس کو دیا جائے؟

خمس حاکم شرع کو دیا جائے حاکم شریعت اس رقم کو لوگوں کو اللہ کے راستے پر لانے کے لئے اور مملکت اسلامی کے تحفظ کے لئے خرچ کرتا ہے۔ حاکم شریعت اپنے نمائندوں کو مختلف شہروں اور قریوں کو بھیجتا ہے جو وہاں لوگوں کے حالات کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔

خمس کا استعمال

خمس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک حصہ امام کا ہوتا ہے اور دوسرا غریب سادات کا۔

خمس کی رقم سے حاکم شریعت دینی کتابیں شائع کرتا اور انہیں انتہائی کم داموں میں لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ دینی رسائل جریدے اور کتابیں وغیرہ بھی اس رقم سے شائع کی جاتی ہیں۔

بچوں اور نوجوانوں کو دینی معلومات بہم پہنچانے کے لئے وہ دینی مدرسوں کا اہتمام بھی کرتا ہے جہاں مفت دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ خمس کی رقم سے حاکم شریعت غریب سادات گھرانوں کے بچوں کی کفالت بھی کرتا ہے ۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. اللہ نے ہر مسلمان پر کیا فرض کیا ہے؟
۲. حاکم شریعت خمس کی رقم کیسے خرچ کرتا ہے؟
۳. خمس کیا ہے اور کس کو دیا جاتا ہے؟

خالی جگہیں پر کریئے :

۱. ایک سال کے اخراجات کے بعد جو روپیہ بچ جائے............ادا کریں

۲. خمس کے معنی ....کے ہیں یعنی اگر کسی کے پاس ایک سو روپے بچ گئے ہوں تو یعنی ۲۰/روپے بطور خمس نکالنے ہوں گے

۳. خمس کے دو حصے ہوتے ہیں..................اور دوسرا...............خمس کس کو دیا جائے؟

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریئے :

حاکم شریعت - بچت - خرچ - سہم امام - سہم سادات - خمس - شایع کرنا

جہاد

جہاد کے معنی عام طور پر ''اللہ کی راہ میں'' جنگ کرنے کے بتائے جاتے ہیں۔ لیکن جہاد کا معنی صرف اتنا ہی نہیں ہے، جہاد کے معنی ''سخت محنت'' کرنے کے، کچھ حاصل کرنے کے لئے ''جدوجہد'' کرنے کے بھی ہیں۔ جہاد دو طریقے کا ہوتا ہے۔

جہاد اصغر

یہ سماجی جہاد ہے جس کے معنی کسی ظالم و جابر حکمراں یا حکومت کے خلاف عدل و انصاف حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنے کے ہیں۔ یہ جدوجہد کئی طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

۱) جنگ کے ذریعے، جہاد نبی یا امام کی اجازت سے ہوتا ہے۔

۲) ظالم و جابر حاکم یا حکومت کے ہاتھوں ستائے ہوئے مظلوموں کی مالی امداد مہیا کر کے۔

۳) ظالم و جابر حاکم یا حکومت کے ہاتھوں ستائے ہوئے مظلوموں کی تائید میں جذبات کے اظہار کے ذریعے یعنی احتجاج مظاہروں اور اور تحریروں کے ذریعے۔

جہاد اکبر

یہ جہاد ہر مسلمان کے دل و دماغ میں ہوتا ہے۔ یہ نفس اور خواہشات کے خلاف جنگ ہے۔ اسلام خواہشات پوری کرنے سے روکتا نہیں لیکن ہر انسان کو اپنی خواہشات کو پوری کرنے کے معاملے میں شرعی احتیاط سے کام لینے کی تاکید کرتا ہے۔

مثال کے طور پر اچھے سے اچھا کھانا کھانے کی خواہش ہر کسی کو ہوتی ہے۔ اور کھانا کھانا حرام نہیں ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ کھانا حلال طریقے سے کمائے گئے روپے سے خریدا گیا ہو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش جہادِ اکبر ہے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. جہاد کے کیا معنی ہیں؟
۲. جہاد کی کتنی قسمیں ہیں؟
۳. جہادِ اکبر کیا ہے؟

سبق ۲۰

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

''تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو خیر کی دعوت دے اور برائیوں سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' (آل عمران:۳، آیت ۱۰۴)

رسول کریم کا ارشاد ہے: ایک وقت ایسا آئیگا جب تمہاری عورتیں خراب ہو جائیں گی اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے اور تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دو گے۔

تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا ایسا وقت واقعی آنے والا ہے؟ فرمایا: وہ وقت بھی آئے گا جب تم منکر بجالانے کا حکم دینے لگو گے اور معروف انجام دینے سے روکو گے۔ لوگوں نے کہا کیا ایسا بھی وقت آئیگا؟ فرمایا: ہاں اس سے بھی بدتر یہ کہ تم معروف کو بری نظر سے دیکھو گے اور بری چیزوں کو خیر سمجھنے لگو گے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معنی لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دینے اور برائی سے روکنے کے ہیں مثلاً اگر کوئی مسلمان واجبات ادا نہ کر رہا ہو نماز نہ پڑھ رہا ہو، روزہ نہ رکھ رہا ہو، زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو ہم پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو واجبات ادا کرنے کی تاکید کریں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب کفائی ہے یعنی اگر ایک فرد اسے انجام دے دے تو دوسروں پر اس کا وجوب باقی نہیں رہتا اور اگر کوئی بھی انجام

نہ دے تو سب ہی گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس وقت واجب ہوتا ہے جب:

۱) اجمالی طور پر ہی ' اسے خود معلوم ہو کہ درست کیا ہے اور غلط کیا ہے۔

۲) اسے یہ امید ہو کہ اس کی ہدایت پر عمل کیا جائے گا۔

۳) وہ غلط کام کرنے پر مصر ہو۔ اگر اس سے باز آجانے کی علامتیں دکھائی دیں تو واجب نہیں ہے۔

۴) نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کی وجہ سے اسکی جان' آبرو' مال اور کسی طریقے سے مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراتب

۱) کم از کم دل ہی دل میں اس سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے یعنی یہ ظاہر ہو کہ وہ برائی سے نفرت کرتا ہے اور نیکی کو دوست رکھتا ہے۔ اور اس کا مرتکب اسے سمجھ جائے۔

۲) اس کی نصیحت کرے اور بتائے کے پروردگار عالم نافرمانی کرنے والے کی سزا اور اطاعت کرنے والے کے لیے جزا کا اعلان کر چکا ہے

۳) عملی طور پر تنبیہ کرے البتہ اس میں بھی مراتب ہیں ایسی سختی نہ کرے جس کا بالعکس اثر ہو۔

۴) کسی شخص کو حرام سے روکنے کے لئے طاقت کا استعمال، لیکن احتیاط رکھی جائے کہ کسی کو بھی چوٹ نہ آئے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. امر بالمعروف کے کیا معنی ہیں؟
۲. امر بالمعروف تمام مسلمانوں پر کب واجب ہو جاتا ہے؟
۳. نہی عن المنکر کیا معنی ہیں؟
۴. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟
۵. امر بالمعروف کے مراتب کیا ہیں؟

سبق ۲۱

فقہی الفاظ اور ان کے معنی

مثال	معنی	الفاظ
نماز، روزہ، خمس، حجاب وغیرہ	کرنا لازمی ہے۔ کوئی ایسا کام جس کا کرنا لازمی ہے نہ کرنے سے عذاب ہوگا	واجب
چوری کرنا، غیر ذبیحہ کھانا، جھوٹ بولنا وغیرہ	جس کو ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ کرنے سے عذاب ہوگا۔	حرام
اذان، امامت، نماز تہجد، تلاوت قرآن مجید، دعا	کرنا بہتر ہے، ۔ ایسا کام جس کے کرنے سے ثواب ہو نہ کرنے سے عذاب نہ ہو۔	مستحب
کسی تصویر کے سامنے نماز پڑھنا، کالا جوتا پہننا وغیرہ وغیرہ	نہ کرنا بہتر ہے۔ کوئی ایسا کام جس کا کرنا ناپسندیدہ ہو۔ لیکن کرنے سے عذاب نہ ہو	مکروہ
کھنا پینا رونا مسکرانا وغیرہ	جس کی اجازت ہو	جائز
جہنم	سزا	عذاب
جنت	انعام	ثواب

مثال	معنی	الفاظ
آپ کا مال	قانونی / جائز جو آپ کی ملکیت یا اس کو استعمال کرنے کیلئے آپ کے پاس مالک کی اجازت ہے	مباح
چوری کا مال اجازت کے بغیر کسی کی کوئی چیز لے لینا	ناجائز غیر قانونی ایسی چیز جو کسی سے اجازت کے بغیر حاصل کی گئی ہو۔ مباح کی ضد	غصبی
اگر نماز وضو کے بغیر ادا کی جائے تو نماز باطل ہوگی	غیر درست ایسا کام جو درست طریقے سے نہ کیا گیا ہو۔	باطل
نماز میں قیام، رکوع ،سجدہ ،سب ایک ترتیب سے کیئے جاتے ہیں اگر یہ ترتیب بدل دی جائے تو نماز باطل ہوجائے گی	درست کوئی کام ٹھیک طور سے کرنا	ترتیب

سبق ۲۲

حضرت صالح علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو قوم ثمود کے لئے نبی بنا کر بھیجا۔ ثمود کے لوگ پہاڑوں میں بڑی بڑی چٹانیں تراش کر اپنے گھر بناتے اور بتوں کی پوجا کرتے اور ہر سال وہ کسی پہاڑی پر قربانی دیا کرتے تھے۔ حضرت صالحؑ نے ان لوگوں کو بتوں اور پہاڑوں کو پوجنے سے منع کیا اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ہدایت دی۔

لوگوں نے کہا کہ وہ حضرت صالحؑ کی ہدایت پر عمل کرنے کو تیار ہیں اگر حضرت صالحؑ پہاڑیوں کے بیچ سے ایک اونٹنی، بچے کے ساتھ نکال دیں۔

اللہ تعالیٰ نے پہاڑیوں کے بیچ سے ایک اونٹنی اس کے بچے کے ساتھ بھیجی۔

لوگوں سے کہا گیا کہ ایک دن اونٹنی نہر کے ایک کنارے پانی پیئے گی اور لوگ دوسرے کنارے پانی پیئیں گے جس دن اونٹنی پانی پیئے گی اس دن اہل ثمود کے لئے اتنا دودھ دے گی جتنے دودھ کی کہ وہ خواہش کریں گے۔

اہل ثمود نے کبھی ایسی کوئی اونٹنی نہیں دیکھی تھی جو ہر دوسرے دن نہر کا پورا پانی پی لیتی ہو۔ اس کے باوجود انہوں نے بتوں کی پرستش ترک نہ کی۔

حضرت صالحؑ نے اہل ثمود کو تنبیہ کی کہ وہ اونٹنی کو تکلیف نہ پہنچائیں' اگر تکلیف پہنچائی تو اللہ انہیں سزا دے گا لیکن غرور اور تکبر کے باعث انہوں نے اونٹنی کو ہلاک کر ڈالا۔

اللہ نے آسمان سے بجلی گرائی اور زلزلہ سے دوچار کیا ثمود کے تمام لوگ ہلاک ہو گئے۔ صرف حضرت صالحؑ اور آپ کے بعض اصحاب بچ رہے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. قوم ثمود کیا کرتی تھی؟ حضرت صالحؑ سے انہوں نے کیا فرمائش کی؟ اور کیوں کی؟
۲. اہلِ ثمود نے اونٹنی کے ساتھ کیا کیا؟ اہلِ ثمود پر اللہ نے کیسا عذاب نازل کیا؟

خالی جگہیں پر کریئے :

۱. اللہ تعالیٰ نے..........................کو قوم...........کے لئے نبی بنا کر بھیجا۔
۲. ثمود کے لوگ.......................تراش کر اپنے گھر بناتے اور.......کی پوجا کرتے اور ہر سال وہ کسی.................قربانی دیا کرتے تھے۔
۳. حضرت صالحؑ نے ان لوگوں کو....................کو پوجنے سے منع کیا اور صرف..............کی عبادت کرنے کی ہدایت دی۔
۴. اللہ نے آسمان سے..............اور..................کیا ثمود کے تمام لوگ ہلاک ہو گئے۔ صرف حضرت صالحؑ ....بچ رہے۔

ذیل میں دیئے الفاظ کی ضد لکھو :

جیسے :

ہنسنا	موت	دن	آگ	اوپر	اجالا	باطل	برا	موٹا	کالا
رونا									

نیچے دیے الفاظ کو اپنے جملے میں استعمال کریئے

تکبر - ضد - اونٹنی - پہاڑ - غرور - تکلیف - زلزلہ - بجلی۔

سبق ۲۳

بچہ بول پڑا

عمران نہایت نیک آدمی تھے، آپ کی بیوی کا نام ''حنا'' تھا۔ حنا نے اللہ سے وعدہ کیا کہ جب ان کے یہاں بچہ ہوگا تو اس بچے کو اللہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی۔

آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اللہ آپ کے بچے کو شیطان کے شر سے محفوظ فرمائے۔

جب آپ کے یہاں بیٹی متولد ہوئی تو آپ نے اپنی بیٹی کا نام مریمؑ رکھا۔

حنا اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے یروشلم گئیں، جہاں انہوں نے حضرت مریمؑ کو حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد کیا۔

حضرت مریمؑ جب بڑی ہوئیں تو عبادت الٰہی میں مصروف رہنے لگیں ایک دن آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا، فرشتے نے حضرت مریمؑ سے کہا کہ:

''وہ عنقریب ایک بیٹے کو جنم دیں گی جو عیسیٰؑ ابن مریم کہلائے گا''

فرشتے نے آپ سے کہا کہ یہ بیٹا اللہ کا پیغمبر ہوگا اور عہد طفلی ہی سے بات کرے گا۔

حضرت مریمؑ نے فرشتے سے پوچھا کہ:

''وہ ماں کیسے بن جائیں گی جب کہ ان کی شادی بھی نہیں ہوئی ہے''۔

فرشتے نے آپ سے کہا کہ:

''اللہ قادر مطلق ہے کچھ بھی کرسکتا ہے''۔

حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے بعد حضرت مریمؑ بے حد پریشان ہوئیں کہ شہر کے لوگوں کو بیٹے کی ولادت کے متعلق کیا اور کیسے بتائیں۔

اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ جب لوگ ان سے سوال کریں تو وہ خاموش رہیں اور بچے کو بولنے دیں۔

جب شہر کے لوگوں نے آپ سے بچے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے بچے کی جانب اشارہ کیا اور چپ کھڑی رہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا:

اِنِّیۡ عَبۡدُاللّٰہِ ط اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا

"میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب (انجیل) دی ہے اور مجھے پیغمبر بنایا ہے۔"

(سورۂ مریم ۱۹:۳۰)

حضرت عیسیٰؑ نے بڑے ہو کر اپنی امت کو "وحدہ لاشریک" پروردگار پر ایمان لانے کے لئے کہا۔

اللہ نے آپ کو معجزے کے بطور مسیحائی بخشی تھی یعنی آپؑ کے چھونے سے بیمار شفایاب اور مردے زندہ ہو جاتے۔

سوچو... اور جواب دو :

۱ حنا نے اللہ سے کیا دعا مانگی اور کیا وعدہ کیا؟

۲ حضرت مریمؑ سے فرشتے نے کیا کہا؟

۳ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت پر اللہ نے حضرت مریمؑ کو کیا حکم دیا؟

۴ بچے نے لوگوں کو کیا جواب دیا؟

الفاظ و معانی :

متولد	تولد ہونے والا، پیدا ہونے والا
عہد طفلی	بچپن کا زمانہ
حجرہ	کمرہ

مسیحائی	حضرت عیسیٰؑ کے معجزہ والی طاقت (حیات بخشی)
شفایاب	صحت یاب

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریئے :

حجرہ - عہد طفلی - بچپن - شباب - شفایاب - مریمؑ - عیسیٰؑ - فرشتہ - ماں - بیٹا

جملے مکمل کریئے :

۱. وہ عنقریب ایک..................................کہلائے گا''

۲. فرشتے نے آپ سے کہا...............................سے بات کرے گا۔

۳. ''اللہ...کر سکتا ہے''۔

۴. حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے.................................ہوئیں کہ شہر کے لوگوں ....کیا اور کیسے بتائیں۔

۵. اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ.. رہیں اور بچے کو بولنے دیں۔

۶. حضرت عیسیٰؑ نے کہا: اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ ط اٰتٰنِی............وَجَعَلَنِی.........

۷. میں اللہ کا.........ہوں، اللہ نے مجھے...............ہے اور مجھے.............بنایا ہے۔

انیس (۱۹) بیٹے

حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس (۱۹) بیٹے تھے۔ اللہ نے حضرت داؤدؑ کے لئے زبور نازل فرمائی تھی۔ آپؑ اپنی امت کے بادشاہ بھی ہوئے۔

آپؑ کا ہر بیٹا آپؑ کا جانشین بننا چاہتا تھا۔ اللہ نے حضرت داؤدؑ سے کہا کہ وہ اپنے بیٹوں سے چند سوال پوچھیں۔ جو بیٹا تمام سوالات کے صحیح جواب دے گا وہی آپؑ کا جانشین ہوگا اور تخت و تاج کا وارث ہوگا۔

ایک دن حضرت داؤدؑ نے اپنے تمام درباریوں اور سلطنت کے تمام قبیلوں کے سرداروں اور امراء کی موجودگی میں اپنے تمام بیٹوں کو طلب کیا اور ان سے درج ذیل سوالات پوچھے۔

۱ انسان سے قریب ترین شئے کیا ہے؟

۲ انسان سے دور ترین شئے کیا ہے؟

۳ کونسی دو چیزیں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں؟

۴ سب سے زیادہ حیرت انگیز کیا ہے؟

۵ کونسی دو اشیاء بدلتی نہیں؟

۶ کونسی دو اشیاء ہمیشہ مختلف رہتی ہیں؟

۷ کونسی دو اشیاء ایک دوسرے کے خلاف ہوتی ہیں؟

۸ ایسا کونسا عمل ہے جس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے؟

۹ ایسا کونسا عمل ہے جس کا نتیجہ برا ہوتا ہے؟

حضرت داوٗدؑ کے تمام بیٹوں میں سے صرف آپؑ کے چھوٹے بیٹے حضرت سلیمانؑ نے تمام سوالات کے صحیح جوابات دیئے۔

۱ انسان سے قریب ترین شئے آخرت ہے (موت کسی بھی وقت آسکتی ہے)۔

۲ انسان سے دور ترین وہ وقت ہے جو بیت چکا ہے۔

۳ دو اشیاء جو ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں وہ جسم اور روح ہیں۔

۴ سب سے حیرت زدہ شئے لاش (بے روح جسم) ہے۔

۵ دو اشیاء جو نہیں بدلتیں آسمان اور زمین ہیں۔

۶ دو اشیاء جو ہمیشہ مختلف رہتی ہیں دن اور رات ہیں۔

۷ دو اشیاء جو ایک دوسرے کے خلاف ہوتی ہیں موت اور زندگی ہیں۔

۸ وہ عمل جس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے غصے کی حالت میں ''صبر'' ہے۔

۹ وہ عمل جس کا نتیجہ برا ہوتا ہے غصے کی حالت میں ''جلد بازی'' ہے۔

۱۰ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے والد کے وارث قرار پائے اور بادشاہ بنے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. حضرت داوٗد علیہ السلام کو اللہ نے کونسی کتاب دی؟

۲. آپؑ کے کتنے بیٹے تھے؟ ہر بیٹے کی خواہش تھی؟

۳. آپؑ نے اپنا جانشین کیسے منتخب کیا؟

جملے مکمل کریئے :

۱. انسان سے قریب..............ہے (موت کسی بھی وقت آسکتی ہے)۔

۲. انسان سے...جو بیت چکا ہے۔

۳. دو اشیاء جو ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں......................ہیں۔

۴. سب سے حیرت زدہ شئے..ہے۔

۵. دو اشیاء جو نہیں بدلتیں.......................................ہیں۔

۶. دو اشیاء جو ہمیشہ مختلف رہتی ہیں.............................ہیں۔

۷. دو اشیاء جو ایک دوسرے کے خلاف ہوتی ہیں......................ہیں۔

۸. وہ عمل جس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے غصے کی حالت.....................ہے۔

۹. وہ عمل جس کا نتیجہ برا ہوتا ہے غصے کی حالت......................ہے۔

نیچے دیئے گئے الفاظ کو جملے میں استعمال کریئے :

موت - زندگی - عمل - دوترین - نزدیک - ترین - حیران - پریشان

سبق ۲۵

حضرت ہاشم علیہ السلام

حضرت ہاشمؑ قبیلہ قریش کے بانی تھے۔آپ نے شام کے حکمران سے ایک معاہدہ کیا تھا جس کے تحت قریش اور شام کے درمیان تجارتی لین دین ہوا کرتا تھا۔اس معاہدے کے بعد کئی قریبی ملکوں کے حکمرانوں نے قریش سے تجارتی معاہدے کئے اور بہت جلد مکہ ایک بڑا تجارتی مرکز بن گیا۔

ایک مرتبہ مکہ میں قحط پڑا۔حضرت ہاشمؑ اپنی پوری دولت لے کر شام گئے اور وہاں سے آٹا اور خشک روٹی مکہ لائے۔جب تک قحط رہا آپ وہاں کے لوگوں کو آٹا اور خشک روٹی دیتے رہے۔آپ نے اپنے تمام اونٹ بھی ذبح کر دیے۔اس وقت آپ کو حضرت ہاشمؑ کا لقب دیا گیا۔ہاشم کے معنی روٹی توڑنے والے کے ہیں۔

اس زمانے میں عربوں میں یہ رواج تھا کہ جو لوگ اپنی کفالت نہ کر سکتے تھے یعنی جو اپنے لئے کھانے پینے کا انتظام نہ کر سکتے وہ مکہ چھوڑ دیتے اور ریگستان میں ایک خیمہ لگا کر اپنی موت کا انتظار کرتے تھے۔

قریش کا خیال تھا کہ بھیک مانگنے سے موت اچھی ہے۔لیکن حضرت ہاشمؑ نے اس رواج کو بدل دیا اور ہر دولت مند خاندان سے ایک غریب خاندان کو جوڑ دیا۔اور غریب خاندان کی کفالت کی ذمہ داری دولت مند خاندان کو سونپ دی۔دونوں مل کر محنت کرتے اور دونوں ہی کو ایک دوسرے سے فائدہ ہوتا۔اس طرح عرب کے تمام لوگوں میں خوشحالی اور بھائی چارگی پیدا ہوئی۔

حضرت ہاشمؑ کی وفات شام میں ہوئی۔آپ کے پانچ بیٹے تھے جن میں عبدالمطلب (حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کے دادا) اور اسد (حضرت علی علیہ السلام کے نانا) تھے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. حضرت ہاشمؑ کون تھے؟ شام کے حکمران سے آپ نے کیا معاہدہ کیا،
۲. غریب قریش کیا کرتے تھے؟ ہاشم نے اس رواج کو کیسے بدلا؟ ان کے کتنے بیٹے تھے؟

جملے مکمل کریئے :

۱. حضرت ہاشمؑ ....کے بانی تھے۔
۲. آپ نے شام کے حکمران سے ....کیا تھا جس کے تحت قریش اور شام کے درمیان.....................ہوا کرتا تھا۔
۳. اس معاہدے کے بعد کئی قریبی ملکوں کے حکمرانوں نے قریش سے.........کیئے اور بہت جلد مکہ......................مرکز بن گیا۔
۴. جب تک...........آپ وہاں کے لوگوں کو............دیتے رہے۔۵) آپ نے اپنے تمام............کردیے۔ اس وقت آپ کو حضرت ......کا لقب دیا گیا۔ ہاشم کے معنی ....کے ہیں۔

صرف اللہ کے لئے

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا.

''اوراس کی محبت میں محتاج اور یتیم اوراسیر کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تم کو بس خالص خدا کے لئے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گذاری کے۔''

(سورۃ دہر۔۷۶ آیت ۸اور۹)

امام حسنؑ اور امام حسینؑ دونوں بیمار تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نواسوں کی علالت کی اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ وہ بچوں کی شفایابی کیلئے ''نذر'' کریں اور جب بچے صحت یاب ہو جائیں تو تین روزے رکھیں۔ اور جب امام حسنؑ اور امام حسینؑ شفایاب ہو گئے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ دونوں بچوں اور حضرت فضہؑ نے روزے رکھے۔ پہلا روزہ رکھنے کے بعد جب حضرت علیؑ اور اہل بیتؑ افطار کے لئے بیٹھے تو دروازے پر کسی سائل نے آواز لگائی ''اے اہل بیت رسولؐ، میں ایک غریب آدمی ہوں اور بہت بھوکا ہوں مجھے کھانا دیجئے''

حضرت علیؑ نے دروازہ کھولا اور پانچوں روزہ داروں نے اپنی اپنی روٹی سائل کو دے دی۔ روزہ پانی سے افطار کیا اور بھوکے ہی سو رہے۔ دوسرے دن بھی افطار کے وقت کسی یتیم نے آواز دی۔ حضرت علیؑ اور اہل بیتؑ نے اپنی اپنی روٹیاں اس سائل کو دے دیں۔ اور روزہ پانی سے افطار کیا اور بھوکے ہی سو رہے۔ تیسرے دن افطار کے وقت کسی قیدی نے آواز دی حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور حضرت فضہؑ سب نے اپنی اپنی روٹیاں قیدی کو دے دیں اور روزہ پانی سے افطار کیا۔ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو آپؐ حضرت فاطمہؑ کے گھر پہنچے اور دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائے، اس وقت حضرت جبرئیلؑ جنت کے میووں اور کھانے کے ساتھ پہنچے اور ''سورۂ دہر'' کی آیات پہنچائیں۔

سوچو...اور جواب دو :

ا. امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی صحت کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علیؑ کو کیا مشورہ دیا؟

۲. تینوں دن روزہ افطار کرتے وقت کیا ہوا؟

۴. رسول اللہؐ جب حضرت فاطمہؑ کے گھر پہنچے تو کیا ہوا؟

خالی جگہیں پر کریئے :

ا. اس کی محبت میں ....کو کھانا کھلاتے ہیں

۲. (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تم کو................لئے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے .... ہیں اور نہ.................کے۔(سورۃ دہر۔۷۶ آیت ۸/اور۹)

۳. جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو.................اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ و بچوں کی...............کیلئے ''نذر'' کریں

۴. اور جب امام حسنؑ اور امام حسینؑ ....ہو گئے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ دونوں بچوں اور حضرت فضہؑ ....رکھے۔

کچھ اور کام :

ا. اس پورے واقعے کا خلاصہ پانچ سطروں میں لکھو۔

۲. سبق کے شروع میں دی گئی آیت کو زبانی مع ترجمہ یاد کرو

سبق ۲۷

عید مباہلہ

فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْهِ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا
نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَاءَ کُمْ وَاَنْفُسَنَا
وَاَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

''اے رسول یہ ہے حق بات (جو) تمہارے پروردگار کی طرف سے بتائی جاتی ہے تو تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہوجانا پھر جب تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا، اس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی نصرانی عیسیٰؑ کے بارے میں حجت کرے تو کہو کہ (اچھا میدان میں آؤ) ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب مل کر (خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔''
(سورۂ آل عمران، آیت: ٦٠)

مکہ کے لوگوں میں یہ رواج عام تھا کہ جب کسی بات پر ان میں تکرار ہو جاتی اور دو گروہوں میں فیصلہ نہیں ہو پاتا تو معاملے کو سلجھانے کیلئے طے پاتا کہ دونوں گروہ کسی میدان میں جمع ہو کر ایک دوسرے پر لعنت بھیجیں اور ایک دوسرے کی تباہی کیلئے دعا کریں۔

۹ھ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف عرب قبیلوں کے سرداروں اور مختلف ملکوں کے بادشاہوں کے نام ایک خط لکھا اور انہیں دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

حجاز (سعودی عرب) اور یمن کی سرحدوں پر ایک چھوٹا سا ملک نجران تھا جس پر عیسائیوں کی

حکومت تھی، ۷۲ رقریے ان کے قبضے میں تھے۔ نجران کی عیسائی برادری کے نام بھی ایک خط بھیجا گیا تھا۔ نجران میں ایک بہت بڑا گرجا گھر تھا جس کو وہ کعبۃ اللہ کا درجہ دیا کرتے تھے، اس عیسائی برادری کے تین سردار ''عاقب، عبدالمسیح اور ابو حارث'' تھے۔

ابو حارث نے خط پڑھنے کے بعد تمام عیسائیوں کو دین اسلام قبول کرنے کا مشورہ دیا لیکن اس کے دوستوں کو یہ مشورہ پسند نہیں آیا اور فیصلہ کیا گیا کہ برادری کا ایک گروہ مدینہ جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تبادلہ خیال کرے۔ اس کام کیلئے سات عیسائی منتخب کیے گیے۔

مدینہ پہنچنے کے بعد ان عیسائیوں نے بہترین لباس پہنا، سونے کی انگوٹھیاں پہنیں اور سج دھج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کو پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کا یہ انداز پسند نہ آیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے ان سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کرنا ہے تو معمولی لباس میں جاؤ۔ عیسائیوں نے اپنا لباس بدلا اور معمولی لباس پہن کر حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کو پہنچے۔ انہیں مسجدِ نبوی کے ایک گوشے میں ٹھہرایا گیا۔

ملاقات کے دوران انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا ''وہ اللہ کے بندے اور پیغمبر تھے۔''

عیسائی رہنماؤں نے پوچھا ''کیا جانتے ہیں کہ اس دنیا میں کوئی باپ کے بغیر پیدا ہوا ہو؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قرآنی آیت کے ذریعے جواب دیا :

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَاللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَهٗ مِنۡ
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ

جو ہم تمہارے سامنے بیان کر رہے ہیں قدرت خدا کی نشیانیاں اور پر از حکمت تذکرہ ہیں، خدا کے نزدیک تو جیسے عیسیٰؑ کی حالت ویسی ہی آدمؑ کی حالت کہ ان کو مٹی کا پتلا بنا کر کہا کہ ہو جا پس (

فوراً ہی) وہ (انسان) ہو گیا۔

(سورۂ آل عمران، آیت:۵۹)

آپؐ نے فرمایا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا صرف اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو حضرت آدم علیہ السلام کا درجہ ان سے بڑا ہوگا کیونکہ ان کے نہ باپ تھا اور نہ ماں تھی۔

عیسائی اس دلیل پر لاجواب ہو گیے، لیکن وہ اپنے دین پر قائم رہے اور بحث کرتے رہے۔

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپؐ عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دیں تا کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور عذاب نازل ہو۔ عیسائیوں نے یہ چیلنج قبول کرلیا اور اپنی قیام گاہ لوٹ گئے۔ جہاں ابو حارث نے ان سے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان مباہلہ فوج کے ساتھ پہنچیں تو ان کا (نبوت کا) دعویٰ جھوٹا ہوگا لیکن اگر رسول اللہ اپنے بچوں اور عزیزوں کے ہمراہ میدان مباہلہ میں پہنچیں تب وہ سچے نبی ہیں۔

دوسری صبح رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ میدان مباہلہ مقررہ وقت پر پہنچے، امام حسینؑ آپؐ کی گود میں تھے، امام حسنؑ آپ کی انگلی تھام کر چل رہے تھے۔ حضرت فاطمہؑ کے پیچھے حضرت علیؑ تھے۔ اور آپؐ نے ان سے کہا تھا کہ جب آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں تو آمین کہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت جب میدان کے بیچوں بیچ چل رہے تھے تو عیسائی انہیں دیکھ رہے تھے۔ ابو حارث نے کسی مقامی شخص سے پوچھا کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کون لوگ ہیں؟ اس شخص نے ابو حارث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیتؑ کے اسمائے گرامی بتائے۔

ابو حارث نے پلٹ کے اپنے ساتھیوں سے کہا: میں ایسی مقدس شخصیتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ جنہوں نے اگر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اللہ سے دعا مانگی تو بڑے سے بڑا پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔'' ایسے مقدس لوگوں سے مباہلہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر ان مقدس لوگوں نے دعا مانگی...تو...ممکن ہے زمین پر ایک عیسائی بھی زندہ باقی نہ رہے۔

ابو حارث کے اس مشورے کو اس کے تمام ساتھیوں نے قبول کرلیا۔ مباہلہ سے باز آئے اور ایک معاہدہ کیا جس کے تحت نجران کے عیسائی ہر سال جزیہ ادا کرتے تھے۔

سوچو...اور جواب دو :

١. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت اسلام دینے کیلئے کیا کیا؟
٢. نجران کے عیسائیوں کا سردار کون تھا؟
٣. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط ملنے پر ان میں کیا باتیں ہوئیں؟ اور انہوں نے کیا فیصلہ کیا؟
٤. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عیسائیوں سے کس طرح ملاقات کی اور عیسائیوں نے کا پوچھا؟
٥. مباہلہ کیلئے تیار ہونے کے بعد ابو حارث نے اپنے ساتھیوں سے کیا کہا؟
٦. میدان میں ابو حارث نے کیا دیکھا اور اپنے ساتھیوں سے کیا کہا؟
٧. مباہلہ کیا ہے؟

صلح حدیبیہ

مسلمانوں کو طواف کعبہ (یعنی حج کی ادائیگی) کی اجازت نہیں تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب حج کا ارادہ کیا، چودہ ہزار مسلمان آپؐ کے ساتھ سفرِ حج پر روانہ ہوئے ۔ مسلمانوں کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ عام مسلمانوں نے احرام باندھ رکھا تھا اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے۔

مکہ سے دس میل کے فاصلے پر حدیبیہ نامی مقام پر مسلمانوں نے پڑاؤ ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ میں داخلے کی اجازت حاصل کرنے کے لیے اپنے قاصد کو روانہ کیا، قریش نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ۔ رسول اللہؐ نے انہیں یقین دلایا تھا کہ مسلمان طواف کعبہ کے ارادے سے آئے ہیں اور طواف کے بعد مدینہ لوٹ جائیں گے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قریش کے سردار ابوسفیان سے گفتگو کے لئے عثمان بن عفان (ابوسفیان کے بھانجے) کو مکہ بھیجا۔ عثمان بن عفان سے کہا گیا کہ وہ تنہا طواف کعبہ کر سکتے ہیں لیکن بقیہ تمام مسلمانوں کو طواف کی اجازت نہیں دی جاسکتی ۔ عثمان بن عفان نے یہ پیشکش منظور نہیں کی ۔ جب وہ کافی دیر تک واپس نہیں ہوئے تو مسلمانوں نے سوچا کہ قریش نے عثمان بن عفان کو قتل کر دیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا کہ اب جنگ ہی واحد راستہ رہ گیا ہے اور آپؐ نے مسلمانوں سے عہد لیا کہ آپؐ کا ساتھ دیں گے خواہ ان کی موت ہی کیوں نہ ہو جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ عہد ایک پیڑ کے نیچے لیا تھا لہٰذا یہ ''عہد رضوان'' کہلاتا ہے۔

لَقَدُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡیُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَافِیۡ قُلُوۡبِھِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡھِمۡ وَاَثَابَھُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا لا

''جس وقت مومنین تم سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے) کی بیعت کررہے تھے، تو خدا ان سے اس بات پر ضرور خوش ہوا۔ غرض جو کچھ ان کے دلوں میں تھا خدا نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں اس کے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی۔'' (سورۂ فتح ۴۸، آیت ۱۸)

کچھ ہی دیر بعد عثمان لوٹ آئے۔ ان کے ساتھ سہیل بن عمرو تھے جنہیں قریش نے صلح اور تصفیہ کیلئے بھیجا تھا۔ گفتگو کے بعد مسلمان اور قریش کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئی۔ یہ معاہدہ حضرت علیؑ نے تحریر کیا۔ آپؑ نے حضرت محمدؐ کے نام کے بعد ''رسول اللہ'' لکھا۔ قریش نے اعتراض کیا اور اصرار کیا کہ حضرت محمدؐ کے نام کے بعد ''رسول اللہ'' کاٹ دیا جائے۔ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے لفظ رسول اللہ کاٹنے کے لئے کہا جس پر حضرت علی نے قلم آنحضرت کو دے دیا کہ آپ خود ہی کاٹ دیجئے۔ تب خود حضرت محمدؐ نے ''رسول اللہ'' کے الفاظ کاٹ دیئے، اس کے بعد ہی معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدہ کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں، جو حسب ذیل ہے۔

صلح حدیبیہ :

۱ مسلمان طواف کعبہ کئے بغیر مدینہ لوٹ جائیں۔

۲ آئندہ سال مسلمان طواف کعبہ کے لئے آسکتے ہیں، لیکن مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہیں کرسکتے۔

۳ مسلمان اپنے ساتھ کوئی ہتھیار نہ لائیں صرف تلوار لاسکتے ہیں اور تلوار بھی میان میں ہو۔

۴ مسلمانوں اور قریش کے درمیان اگلے دس سال جنگ نہ ہو۔

۵ اگر مکہ کا کوئی شہری اپنے قبیلے کی اجازت کے بغیر مدینہ چلا گیا تو اس کو مکہ واپس بھیج دیا

جائے۔لیکن اگر کوئی مسلمان اجازت کے بغیر مدینہ سے مکہ چلا گیا تو اس کو واپس نہیں بھیجا جائے گا۔

٦ مسلمانوں اور قریش کے دوست اور مددگار بھی اس معاہدے کے پابند ہوں گے۔

حدیبیہ تین دن قیام کے بعد مسلمان مدینہ لوٹ آئے۔ واپسی کے سفر کے دوران سورۂ فتح نازل ہوا۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ حقیقت میں مسلمانوں کی فتح تھی شکست نہیں، جیسا کہ بعض مسلمانوں نے سمجھا تھا۔اس معاہدے کے باعث مسلمان امن وامان کی زندگی بسر کرنے لگے اور اگلے دو برسوں میں اتنے لوگ مسلمان ہوئے کہ جتنے بعثت کے ١٩ سال بعد تک نہیں ہوئے تھے۔

سوچو...اور جواب دو :

١. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ طواف کعبہ کے لئے کتنے مسلمان تھے؟

٢. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش سے گفتگو کے لئے کس کو بھیجا؟ وہ کس کے ساتھ واپس آئے اور کیا تصفیہ ہوا؟

٣. صلح حدیبیہ مسلمانوں کی شکست تھی یا فتح؟ صلح کے بعد کیا ہوا

جملے مکمل کریئے :

١. جس وقت مومنین تم سے............(لڑنے مرنے) کی بیعت کر رہے تھے۔

٢. تو خدا انسے اس بات پر ....ہوا۔ غرض جو کچھ ان کے دلوں میں تھا..........پھر ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں اس............عنایت کی۔

٣. مسلمان..مدینہ لوٹ جائیں۔

٤. مسلمان اپنے ساتھ.....................صرف تلوار لا سکتے ہیں اور تلوار بھی میان میں ہو۔

۵. مسلمانوں او...جنگ نہ ہو۔

۶. اگر مکہ کا کوئی شہری..تو اس کو مکہ واپس بھیج دیا جائے۔

۷. لیکن اگر کوئی مسلمان...............................مکہ چلا گیا تو اس کو واپس نہیں بھیجا جائے گا۔

۸. مسلمانوں اور..........................اس معاہدے کے پابند ہوں گے

نیچے دیے گئے الفاظ کو جملے میں استعمال کریئے :

سفر حج - طواف - احرام - قربانی - مدینہ - بیعت - معاہدہ - قیام - سورہ فتح

کچھ اور کام :

اپنے استاد سے صلح حدیبیہ کے متعلق مزید معلوم کرو۔

فتح مکہ

اِذَاجَآءَ نَصۡرُاللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ لا وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجاً لا فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ط اِنَّہٗ کَانَ تَوَّاباً

''(اے رسولؐ) جب خدا کی مدد پہنچے گی اور فتح (مکہ) ہو جائے گی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ غول کے غول خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرنا اور اسی سے مغفرت کی دعا مانگنا وہ بے شک بڑا معاف کرنے والا ہے۔'' (سورۂ نصر)

صلح حدیبیہ کی ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان اور قریش کے درمیان جنگ نہیں ہوگی، نہ قریش مسلمانوں کے دوستوں سے جنگ کریں گے اور نہ مسلمان قریش کے دوستوں سے جنگ کریں گے۔ لیکن قریش نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے دوستوں پر حملہ کیا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مکہ معظّمہ کی جانب بڑھے اور خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر جمعہ ۲۰؍رمضان المبارک، ۸؍ہجری کو مکہ معظّمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ کفار مکہ نے کعبۃ اللہ میں سینکڑوں بت رکھے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کیا۔ سب سے بڑے بت کو توڑنے کیلئے حضرت علیؑ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے کاندھے پر اٹھایا، جب کعبۃ اللہ سے تمام بت ہٹا دئے گئے تو پیغمبرؐ نے حضرت بلالؓ کو اذان دینے کیلئے کہا :

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَھَقَ الۡبَاطِلُ ط اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَھُوۡقاً

''اور (اے رسولؐ) کہہ دو کہ (دین) حق آ گیا اور باطل نیست و نابود ہوا اس میں شک نہیں کہ باطل مٹنے

والا ہی تھا۔ (سورۂ بنی اسرائیل:۱۷،آیت:۸۱)

اس کے بعد پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کیا 'میں تم سے وہی بات کروں گا جیسی بات (حضرت یوسف علیہ السلام) نے اپنے بھائیوں سے کی تھی۔''

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

''اب آج سے تم پر کچھ الزام نہیں خدا تمہارے گناہ معاف فرمائے وہ تو سب سے زیادہ رحیم ہے۔ (سورۂ یوسف:۱۲،آیت:۹۲)

فتح مکہ کے بعد کئی لوگوں نے دین اسلام قبول کیا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نصر نازل فرمایا۔ پیغمبر اسلام نے تمام قریبی بستیوں کے سرداروں کو اپنے سفیروں کے ذریعے دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَاد ط قُلْ رَبِّىْ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

''(اے رسولؐ) خدا جس نے تم پر قرآن نازل کیا ضرور ٹھکانے تک پہنچا دے گا، (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ کون راہ پر آیا اور کون صریحی گمراہی میں پڑا رہا اس سے میرا پروردگار خوب واقف ہے۔

(سورۂ القصص:۲۸،آیت:۸۵)

سوچو...اور جواب دو :

۱. فتح مکہ کب ہوئی؟

۲. خانۂ کعبہ سے بت کس نے ہٹائے؟

۳. حضرت علیؑ کس کے کاندھے پر بلند ہوئے؟

سبق ۳۰

کربلا کا پس منظر

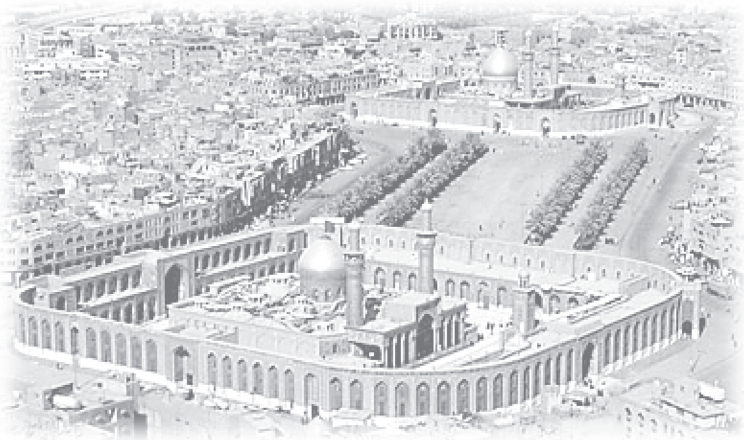

ماہ محرم الحرام اسلامی سال یعنی ہجری کیلنڈر کا پہلا سال ہے۔ جب اسلامی سال شروع ہوتا ہے دنیا بھر میں مسلمان پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور پہلے امام حضرت علیؑ کے بیٹے حضرت امام حسین علیہ السلام کے اہل خاندان اور اصحاب کی دین اسلام کو بچانے کے لئے قربانیوں اور شہادت کو یاد کرتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہبری کے لئے اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا بھیجے اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ ہیں۔ اللہ نے انسانوں کی ہدایت اور رہبری کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجزاتی کتاب قرآن مجید دی۔ قرآن اللہ کا کلام اور ہم بندوں کے لئے زندگی کا دستور ہے۔ اللہ نے بنی نوع انسان کے لئے روشنی اور ہدایت کی یہ کتاب حضرت محمدؐ پر نازل فرمائی۔ قرآن ہم بندوں کو زندگی کے اعلیٰ ترین اقدار کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن بندوں کو ایثار و قربانی کا درس دیتا اور ظلم اور ظالموں کے خلاف جدوجہد کی تلقین کرتا ہے۔ ظلم اور ظالموں کے خلاف سر نہ جھکانا، سمجھوتہ نہ کرنا اور موت سے نہ ڈرنا قرآنی تعلیمات ہیں۔

حجۃ الوداع کے بعد حضرت محمد مصطفیؐ نے اللہ کے حکم پر اعلان کیا کہ آپؐ کے بعد حضرت علیؑ مسلمانوں کے خلیفہ اور امام ہوں گے۔ حضرت محمدؐ نے اعلان کیا تھا کہ:

"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ"

میں جس کا مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں

حضرت محمد مصطفیؐ کی وفات کے بعد مدینہ کی سیاسی صورتحال کے باعث حضرت علیؑ نے خاموشی اختیار کی۔ خلیفہ سوم کے قتل کے بعد مسلمانوں نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا اور آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ لیکن معاویہ ابن ابوسفیان نے آپ کی مخالفت شروع کردی اور اپنے قبیلے بنی امیہ کو اپنے گرد جمع کرلیا تھا۔ اپنے چار سالہ دور خلافت میں حضرت علی علیہ السلام کو تین اہم جنگیں لڑنی پڑیں یہ تینوں جنگیں حضرت علی علیہ السلام نے فیصلہ کن طور پر فتح کیں ان میں سب سے اہم جنگ صفین تھی۔ ان جنگوں میں شکست کے بعد معاویہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کی فوجی طاقت حضرت علیؑ اور آپؑ کی ذوالفقار کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ عبدالرحمٰن ابن ملجم نے ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو کوفہ کی مسجد میں زہر آلود تلوار سے حضرت علیؑ کے سر پر وار کیا اس وقت حضرت علیؑ نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ دو دن بعد ۲۱ رمضان کو حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی۔

اس کے فوراً بعد معاویہ نے دمشق (شام) سے اپنی خلافت کا اعلان کردیا۔ جب کہ اللہ کا حکم تھا کہ حضرت علیؑ کے جانشین امام حسنؑ ہوں گے۔ حالات کے پیش نظر حضرت حسنؑ نے امت کو مزید خونریزی سے بچانے کے لئے معاویہ سے مصلحتاً ایک معاہدہ کیا۔ جس کے فوراً بعد معاویہ نے حضرت امام حسنؑ کو آپ ہی ایک زوجہ "جعدہ بنت اشعث" کے ذریعہ زہر دلوا کر شہید کردیا۔ یزید معاویہ کا بگڑا ہوا بیٹا اور ہر طرح کی عیاشیوں اور برائیوں میں مشغول رہتا تھا۔ معاویہ نے یزید کو اپنا ولی عہد بنا دیا۔ معاویہ کے مرتے ہی یزید نے اپنی خلافت کا اعلان کردیا اور تخت خلافت پر بیٹھے ہی اس نے شریعت کو بدلنا، حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنانا شروع کردیا۔ بیت المال کو اپنی عیاشیوں، جوئے اور شراب نوشی پر خرچ کرنے

لگا۔خلافت کا اعلان کرتے ہی یزید نے امام حسینؑ سے بیعت کا مطالبہ کیا۔لیکن امام حسینؑ نے جو خلافت کے اصلی حقدار تھے۔ یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے صاف انکار کر دیا۔لیکن یزید عام مسلمانوں سے زبردستی بیعت لینے لگا جو مسلمان یزید کی بیعت سے انکار کرتے انہیں قتل کر دیا جاتا۔ یزید اپنے تمام برے اور شریعت کے خلاف کاموں کو جائز قرار دینا چاہتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اس نے امام حسینؑ سے بیعت لینے کی کوشش کی پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ کے نواسے حضرت علیؑ کے بیٹے حضرت امام حسینؑ جو خلافت کے اصل وارث اور اسلام کے محافظ تھے یزید کے ہاتھ پر بیعت کیسے کر سکتے تھے؟ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا، اس نے سوچا کہ اس طرح وہ دین اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ کر سکے گا اور ساتھ ہی اپنے آباء واجداد کے جنگ بدر میں قتل کا بدلہ لے سکے گا۔

حالات اتنے بگڑے چکے تھے کہ امام حسینؑ نے یزید اور اس کے مقاصد کو شکست دینے کا فیصلہ کیا۔ امام حسینؑ نے مدینہ سے ۲۸ / رجب المرجب ۶۰ / ہجری کو کوچ کرتے وقت اعلان کیا ''اسلام تباہ ہو جائے گا اگر اس کی باگ ڈور یزید جیسے چرواہے کے ہاتھ میں چلی گئی''۔

امام حسینؑ اپنے اہل خاندان، بہن حضرت زینبؑ ، بھائی حضرت عباسؑ ، بیٹے حضرت علی اکبرؑ اور چند دنوں کے بچے حضرت علی اصغرؑ ، بھانجوں عون ومحمد اور بھتیجے حضرت قاسمؑ اور دوسرے اصحاب کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہوئے اور مکہ معظّمہ پہنچے جہاں آپ نے حاجیوں اور دوسرے مسلمانوں کو یزید اور اس کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔حج سے قبل ہی امام حسینؑ مکہ معظّمہ کے سفر پر روانہ ہوئے اور ۲ / محرم الحرام ۶۱ھ ہجری کو کربلا پہنچے۔امام حسینؑ کو وہاں یزیدی لشکر نے روک لیا۔امام نے اعلان کیا ''میں ہرگز یزید کے ہاتھ پر بیعت کر کے ذلت وخواری قبول نہیں کروں گا۔میری نظر میں ''موت'' ایسی ذلت سے کہیں زیادہ بہتر ہے، میں اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہوں''۔کربلا میں یوم عاشورہ یعنی ۱۰ / محرم کو یزید کے ہزاروں سپاہیوں سے امام حسینؑ ، آپ کے اہل خاندان اور اصحاب نے مقابلہ کیا۔ یزیدی فوج نے آپؑ پر اور آپؑ کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا۔لیکن امام اور امام کے ساتھیوں نے بہادری سے مقابلہ کیا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ یزیدی فوج نے چھ ماہ کے شیر خوار حضرت

علی اصغرؑ تک کو شہید کر دیا۔امام حسینؑ نے یزیدی فوج سے پیاسے علی اصغرؑ کو پانی دینے کے لیے کہا لیکن حرملہ کا تیر علی اصغرؑ کے حلق میں لگا اور علی اصغرؑ شہید ہو گئے۔

امام حسینؑ اور آپ کے ساتھیوں (جملہ ۷۲/افراد) کی شہادت کے بعد یزیدی فوج نے آپؑ کے خیموں میں آگ لگادی عورتوں اور بچوں کو آپؑ کے جانشین اور فرزند امام زین العابدینؑ کے ساتھ اسیر کیا اور کربلا سے کوفے لے گئے' بارہ دن کوفہ کے قید خانہ میں رکھا پھر وہاں سے دمشق یزید کے دربار میں پیش کیا۔

یزید نے سوچا تھا کہ اس طرح اس نے جنگ بدر میں اپنے آباء واجداد کی شکست کا بدلہ لے لیا اور دین اسلام کو تباہ کر دیا ہے لیکن امام حسینؑ اور آپؑ کے اہل خاندان اور اصحاب نے اپنی جان دے کر دین اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔تاریخ میں ایثار و قربانی کی ایسی دوسری مثال نہیں ملتی۔

امام حسینؑ کی یہ قربانی عظیم ترین قربانی ہے اور ہمارے لئے قیامت تک کے لئے مثال ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم ہر دور میں امام حسینؑ کی پیروی کریں اور دین اسلام کو محفوظ رکھنے اور اللہ کے حکم اور قرآنی تعلیمات پر عمل کریں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ہر دن عاشورہ ہے اور ہر مقام کربلا ہے

سوچو...اور جواب دو :

۱) کربلا کی تاریخ کا پس منظر اپنے الفاظ میں لکھیے

۲) یزید امام حسینؑ سے کیا چاہتا تھا اور کیوں چاہتا تھا؟

۳) حضرت امام حسینؑ نے بیعت کی ذلت پر موت کو کیوں ترجیح دیا؟

۴) حضرت امام حسینؑ کے سفر کا آغاز کب ہوا آپ مکہ کب پہنچے اور کربلا کب پہنچے؟

۵) تاریخ کربلا سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سبق ۳۱

پہلا موذن

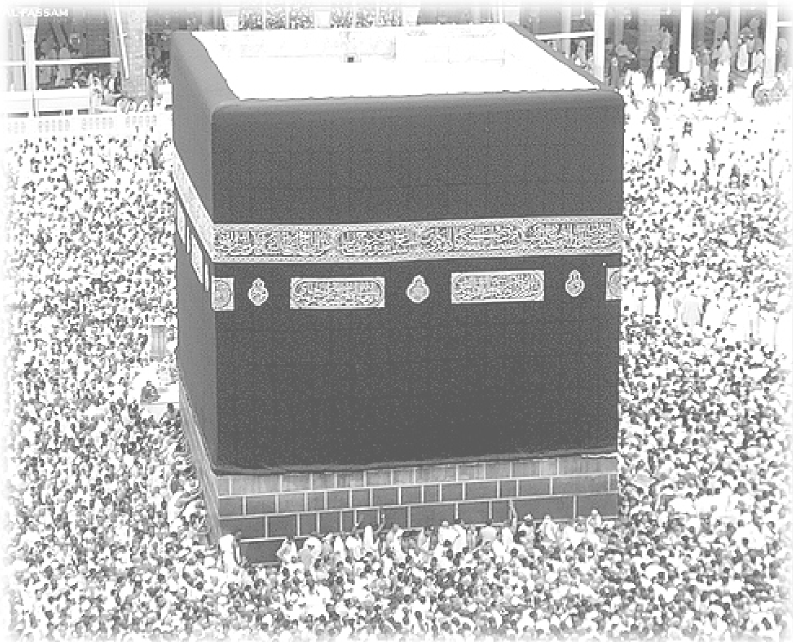

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے وقت کا اعلان کرنے کے طریقہ پر غور کر رہے تھے۔ مدینہ منورہ میں مسجد کی تعمیر کے بعد مسلمان نماز جمعہ پڑھنے کے لئے پابندی سے مسجد آنے لگے تھے۔ لیکن وقت پر نہیں پہنچ پا رہے تھے۔ نماز کے وقت کا تعین کرنے کے لئے ان لوگوں کے پاس گھڑی تو تھی نہیں، سورج کو دیکھ کر اندازہ لگایا کرتے تھے۔ نماز کے وقت کے اعلان کے لئے بے شمار طریقے تجویز کئے گئے۔ بعض نے لوگوں نے گھنٹی اور بعض نے بگل تجویز کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تجاویز پسند نہ آئیں جبرئیلؑ ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لائے کہ نماز کے وقت کا اعلان اذان کے ذریعے کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کہ خدا کی طرف سے اذان نازل ہوئی ہے اور آپؑ

کوحضرت بلالؓ کواذان کی تعلیم دینے کیلئے کہا۔

حضرت بلال کی آواز بہت اچھی تھی اور آپ کواذان دینے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ حضرت بلالؓ تاریخ اسلام کے پہلے مؤذن تھے۔ جب اذان دی جائے تو سننے والے کے لئے بہتر ہے کہ وہ مؤذن کے ساتھ اذان دوہرائے۔

سوچو...اور جواب دو:

ا. اسلام کا سب سے پہلا موذن کون ہے؟

۲. آذان کا طریقہ کس نے بتایا

سبق ۳۲

ایک سچا شیعہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے ساتھی سے کہا ''اے جابرؓ

کسی شخص کا اتنا کہنا کافی نہیں ہے کہ وہ ایک شیعہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان اور ائمہ کرام علیہ السلام سے عقیدت رکھتا ہے۔ بلکہ ایک سچا شیعہ وہ ہے جو مکمل عقیدت مند اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنے والا اور خود کو اللہ کے سپرد کرنے والا ہو۔ اس کے علاوہ دوسرا اور کوئی شیعہ نہیں ہوسکتا۔ چاہے کوئی کتنا ہی حضرت علی علیہ السلام سے عقیدت مندی کا اظہار کرتا ہو اور اس سے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی اپنے آپ کو کیا کہتا ہے۔

اے جابرؓ! ہمارے شیعہ ان نشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں۔

۱) وہ سچے، دیانتدار اور وفادار ہوتے ہیں۔

۲) وہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

۳) وہ نمازیں پڑتے، روزہ رکھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔

۴) وہ پڑوسیوں کی مدد کرتے، یتیموں کا سہارا بنتے اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کے علاوہ کچھ اور نہیں کرتے۔

۵) وہ لوگوں کا بھروسہ اور اعتماد قائم رکھتے ہیں۔

جابرؓ بہت ہی توجہ کے ساتھ امام علیہ السلام کی باتیں سن رہے تھے۔ جب امام علیہ السلام نے اپنی بات کو ختم کیا تو کہا اے پیغمبرؐ کے جانشین مسلمانوں میں بہت کم ایسے ہیں جو ان صفات کے حامل ہوں۔

امام علیہ السلام نے جواب دیا: اللہ تمہارے تصور پر تمہیں معاف کرے کیا تم نے سوچ لیا کہ صرف ہم (امام) سے عقیدت مندی کا اظہار ہی شیعہ کہلانے کے لئے کافی ہے؟ نہیں! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا! کوئی شخص کہتا ہے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کا عقیدتمند ہے لیکن حضرت علی علیہ السلام کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلتا تو وہ حضرت علی علیہ السلام کا شیعہ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت اور عشق کا دعویٰ کرتا ہے اور حضرت محمدؐ کے احکامات پر عمل پیرا نہیں ہوتا تو اس کو دعویٰ کرنے کے باوجود کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

اے جابر! ہمارے حقیقی دوست اور شیعہ اللہ کے احکامات کے تابعدار ہوتے ہیں اور ہر کوئی جو اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔

اے جابر! ہمیشہ عقیدت منداور سادگی پسند رہو۔ اور اچھائیاں اختیار کرو تاکہ جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہو۔ اور یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر اور پسندیدہ چیز عقیدت مندی اور سادگی ہے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. شیعہ کس طرح کا ہوتا ہے؟
۲. کیا شیعہ کہلانے کے لئے صرف حضرت امام علیہ السلام سے عقیدتمندی کا اظہار کافی ہے؟
۳. اللہ کے نزدیک سب سے بہترین اور قابل احترام شخص کون ہے؟
۴. ہم کو مکمل بنی نوع انسان بننے اور جنت کی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟
۵. آپ میں شیعہ کی کونسی نشانیاں ہیں اور وہ کونسی ہیں جو آپ میں نہیں ہیں؟

ذیل کے جملے مذکورہ الفاظ کی مدد سے کامل کریئے :

۱. وہ ہمیشہ..................کو یاد کرتے ہیں۔ (رسول۔اللہ۔امام)

۲. وہ سچے..................اور..................ہوتے ہیں۔

(ملنسار۔امانتدار۔وفادار۔دیانتدار)

۳. وہ لوگوں..................قائم رکھتے ہیں۔ (وقار۔عزت۔بھروسہ۔اعتماد)

۴. وہ نمازیں پڑھتے..................کرتے ہیں۔

(رات میں عبادت کرتے۔صبح میں سوتے۔روزہ رکھتے اورتلاوت)

سبق ۳۳

حسن اخلاق

''مجھے صرف بنی نوع انسان کے اخلاق کو بلند کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔(پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

اخلاق ''خلق کی جمع ہے'' اور ''خلق'' کے معنی عادات واطوار کے ہیں۔ انسان جو کام سوچے سمجھے بغیر کرتا ہے وہ عادت میں شامل ہیں۔ انسان جو کام بار بار کرتا ہے وہ اس کی عادت بن جاتا ہے' گویا بعض عادتیں ورثے میں ملتی ہیں اور بعض عادتیں پرورش کا نتیجہ ہوتی ہیں لیکن ہر انسان اپنی ہر عادت کو چھوڑ بھی سکتا ہے اور اپنا بھی سکتا ہے لہٰذا ہر انسان کا اخلاق اس کی پسند اور ناپسند پر مبنی ہوتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

''تم تمام لوگوں کو دولت سے خوش نہیں کر سکتے لیکن لوگوں سے خوشدلی اور حسن سلوک سے پیش آ سکتے ہو۔ اس طرح لوگ تمہیں پسند کرنے لگیں گے دولت محدود ہوتی ہے لیکن خوشدلی اور حسن سلوک کی کوئی انتہا نہیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص دمشق (شام) سے مدینہ منورہ پہنچا اور امام حسن علیہ السلام کی موجودگی میں امیر المومنین حضرت علیہ السلام کو برا بھلا کہنے لگا۔

امام حسن علیہ السلام اس شخص کو ایک گوشے میں لے گیے اور فرمایا ''تم سفر سے تھکے ماندے آئے ہو۔ میرے ساتھ آؤ کھانا کھاؤ پانی پیؤ اور آرام کرو۔ اس کے بعد ہم باتیں کریں گے' اس شخص نے کہا ''میں آپؑ کے دشمن کی حیثیت سے مدینہ آیا تھا لیکن آپؑ کے اخلاق کا گرویدہ اور آپؑ کا پرستار بن کر لوٹ رہا ہوں۔''

امیر المومنین علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''مومن۔ مومنہ کے چہرے پر مسکراہٹ اور دل میں دکھ ہوتا ہے''

امیر المومنینؑ ہر کسی سے خوش خلقی سے پیش آتے آپؑ کی اس خوش خلقی کو آپؑ کی کمزوری سمجھا گیا اور کہا گیا کہ کسی خلیفہ کے لئے اتنا خوش خلق ہونا ٹھیک نہیں۔ خلیفہ کو سخت مزاج ہونا چاہئے۔ تا کہ لوگوں کے دلوں پر اس کا خوف طاری ہو۔

قرآن مجید میں حضرت محمدؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ

''(تو اے رسولؐ یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم (سا) نرم دل (سردار) ان کو ملا اور تم اگر بد مزاج اور سخت دل ہوتے۔ تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد سے تتر بتر ہو گئے ہوتے پس (اب بھی) تم ان سے درگزر کرو اور ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو اور (سابق دستور ظاہراً) ان سے کام کاج میں مشورہ کر لیا کرو (مگر) اس پر بھی جب کسی کام کو ٹھان لو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو (کیونکہ) جو لوگ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا ان کو ضرور دوست رکھتا ہے۔''

الفاظ و معانی :

حسن سلوک	اچھا رویہ، اچھا اخلاق
خوش خلقی	اچھی خصلت والا
سخت مزاج	غُصیلا
بد مزاج	چڑ چڑا، غصہ ور

سوچو...اور جواب دو :

۱. رسول اللہؐ نے اپنی غرض بعثت اور اچھے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا؟
۲. انساں کی زندگی میں اخلاق کی کیا اہمیت ہے؟ اس سلسلہ میں امام حسنؑ کے اخلاق کی مثال دیجئے؟
۳. قرآن مجید میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے آیت اور اس کا ترجمہ لکھیے؟

ذیل میں دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں :

تتر بتر۔کام کاج۔دستور۔بدمزاج۔مغفرت۔حسن سلوک

نیچے دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے

نرم دل۔انسان۔بدمزاج۔دوست۔کمزوری

سبق ۴۴

مادرِ مہرباں

تیری شفقت پہ قربان دونوں جہاں
تیرے قدموں تلے ہے ہماری جناں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

گھٹنیوں چلنا تو نے سکھایا ہمیں
مدتوں خون دل کا پلایا ہمیں
خود تو بھوکی رہی اور کھلایا ہمیں
سر پہ سایہ ترا صورتِ آسماں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

تو ہی قبلہ مرا تو ہی ایمان ہے
داستاں کا مری تو ہی عنوان ہے
سر پہ سایہ ترا مثل قرآن ہے
تو نے دلوائی کانوں میں میرے اذاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

درس اخلاق ماں ہم کو تجھ سے ملا
تونے گھٹی میں ہم کو پلائی وفا
تیری آغوش ہے مکتبِ کربلا
یہ نہ ملتی تو ہم ہوتے جانے کہاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں
سونے دیتی نہ گیلے میں مجھ کو کبھی
مجھے پہ قربان کی اپنی ہر اک خوشی
تیرا سرمایہ ہے ماں مری زندگی
شِیر تیرا ہے میرے بدن میں رواں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں
تیری آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے جہاں
تیرے پیروں کھڑا ہے مرا آسماں
تو نے پیسی ہیں میرے لئے چکیاں
چاند میرا ہتھیلی کا تیری نشاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں
کی مجھے تو نے پوشاک جنت عطا
تو نے مایوں مجھ کو نہ ہونے دیا
تو ہی مشکل کشا تو ہی ہے ناخدا
کشتی زیست ہے تیری پیرو رواں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

میری منزل بنے تیرے نقشِ قدم
تیرے آنچل میں ہے میرا ہر ایک غم
دینِ حق تیرا سب سے بڑا ہے کرم
تجھ سے آیاتِ حق کی سنی لوریاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں
خدمتِ خلق کا تجھ سے جذبہ ملا
تجھ سے سمجھا ہے میں نے وجود خدا
میری سانسیں چلیں لے کے تیری دعا
بھر دیا میری رگ رگ میں عزم جواں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں
وہ ہے کم ظرف جو بھول جائے تجھے
کھو کے اک بار پھر کون پائے تجھے
کتنا بدبخت ہے جو رلائے تجھے
تو ہو ناراض تو ہر عمل رائیگاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں
ماں جو تیرا نہیں وہ کسی کا نہیں
ہو نہ اس کو میسر سکوں پھر کہیں
پیس دے گی اسے ایک دن یہ زمیں
دیں گی آواز ٹوٹی ہوئی پسلیاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

شام ہوتے ہی بے چین ہونے لگی
بچہ آیا نہ گھر کو تو رونے لگی
اپنے رخسار اشکوں سے دھونے لگی
جم گئیں تیری دروازے پہ پتلیاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

نوحہ سرورؑ کا پڑھتی تھی شام و سحر
ہاں عزا خانہ سرورؑ کا تھا تیرا گھر
چاند جب بھی محرم کا آیا نظر
توڑدی تو نے ہاتھوں کی خود چوڑیاں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

روز کرتا ہوں معبود سے یہ دعا!
سب کے سر پہ رہے سایہ ماں باپ کا
ہو جوانی میں بیٹا نہ ماں سے جدا
ہر گھڑی ہو رضاؔ یہ ہی ورد زباں
مادرِ مہرباں، مادرِ مہرباں

سوچو...اور جواب دو :

۱. ماں کی ہماری زندگی میں کیا کردار ہے؟
۲. اگر کوئی ماں کو تکلیف پہنچائے تو اس کا کیا انجام ہوگا؟
۳. ہمیں والدین کے حق میں کیا کرنا چاہئے؟
۴. ماں کے عنوان پر کم از کم ۱۵/سطر کا مضمون لکھئے۔

الفاظ و معانی :

رئیس	زندگی
رواں	جاری
خدمتِ خلق	لوگوں کی ساتھ بھلائی
پاسبان	محافظ
گھٹی	طبیعت، خصلت
جناں	جنت
دونوں جہاں	دونوں دنیا
شِیر	دودھ
معلم	سکھانے والا

سبق ۳۵

یتیموں سے سلوک

’’جو شخص کسی یتیم کی سرپرستی قبول کرتا ہے اور یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرتا ہے اس کے ہاتھ کے نیچے سے گزرنے والے ہر بال کے عوض اللہ ایک نور سے اس شخص کو نوازے گا۔‘‘ (امام جعفر صادقؑ)

ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کے ہمراہ کسی قبرستان سے گزر رہے تھے جب آپ ایک قبر کے قریب پہنچے تو آپؑ تیزی سے اس قبر سے آگے نکل گئے علیہ السلام جب اصحاب نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپؑ نے کہا ’’جو شخص اس قبر میں ہے اس کو سزا دی جا رہی ہے اور یہ کہ آپؑ اس قبر کے نزدیک رہنا نہیں چاہتے‘ ایک سال بعد پھر آپؑ کا گذر اس قبرستان سے ہوا لیکن اس مرتبہ اصحاب نے دیکھا کہ آپؑ آہستہ آہستہ چل رہے تھے، اصحاب نے اس تبدیلی کی وجہ پوچھی تو آپؑ نے کہا کہ ’’اس شخص کا ایک بیٹا ہے اس نے کسی یتیم کو ’’چھاچ اور روٹی دی ہے‘‘ اللہ نے اس کی نیکی کے عوض اس کے باپ کا گناہ بخش دیا ہے ۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

’’اگر کسی شخص نے کسی یتیم کی سرپرستی کی اور اس کے اخراجات برداشت کیے تو وہ شخص جنت میں میرے اصحاب میں ہوگا اور میرے پہلو میں بیٹھے گا۔‘‘ امام علیؑ نے ضربت (ابن ملجم کے حملے) کے بعد اپنی آخری وصیت میں فرمایا ہے۔ ’’جب کسی یتیم کا معاملہ ہو تو اللہ سے ڈرو۔ یتیموں کو ہرگز ہرگز بھوکا مت رکھو۔ ان کی حفاظت کرو...... ۔حضرت محمدؐ ہمیشہ ہمیں ’’ذمہ داری یاد دلایا کرتے تھے آپؐ نے فرمایا: کسی یتیم بچے کے سامنے اپنے بچوں کو تحفے نہ دو اور اگر دو تو جیسا تحفہ اپنے بچے کو دو ویسا ہی اس یتیم بچے کو بھی دو تا کہ بچہ احساس یتیمی کے سبب دل برداشتہ نہ ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ’’فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَنْهَرْ‘‘ یتیموں سے جھڑک کر باتیں نہ کرو۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. یتیم کی سرپرستی کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے کیا فرمایا ہے؟
۲. یتیم کی سرپرستی کے بارے میں حضرت محمد مصطفیٰؐ نے کیا فرمایا ہے علیہ السلام
۳. یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ کا قصہ بیان کیجئے

جملے مکمل کریے :

۱. ''جو شخص کسی...............قبول کرتا ہے اور یتیم کے سر پر...............اس کے ہاتھ کے نیچے سے گزرنے والے ہر...............اللہ ایک...............کو نوازے گا۔'' (امام جعفر صادقؑ)
۲. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :اگر............ سرپرستی کی اور اس کے...............تو وہ شخص جنت میں میرے...............اور میرے پہلو میں بیٹھے گا
۳. ''امام علیؑ نے ضربت (ابن ملجم کے حملے) کے بعد اپنی..........میں فرمایا ہے۔''جب کسی...............سے ڈرو۔ یتیموں کو ہرگز ہرگز.............۔ان کی..........اور انہیں بتادو کہ...............جائیں
۴. آپؐ نے فرمایا: کسی...............اپنے بچوں کو تحفے نہ دو اور اگر دو تو جیسا تحفہ اپنے بچے کو دد...............بھی دو
۵. قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے...............یتیموں............باتیں نہ کرو

سبق ۳۶

عیادت

''کسی بیمار کی مدد کرنے والے کے گناہ ڈھل جاتے ہیں خواہ وہ کامیاب رہا ہو یا نہیں''

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی ملاقات راستے میں آپؑ کے اصحاب سے ہوئی جو کسی بیمار کی عیادت کے لئے جا رہے تھے، امام جعفر صادقؑ نے ان سے پوچھا، ''کیا تم لوگ سیب، پھول یا کوئی خوشبو لے جا رہے ہو؟''

اصحاب نے کہا، نہیں!

امام نے کہا، ''یاد رکھو ایسی چیزیں بیمار کے لئے راحت و سکون کا باعث ہوتی ہیں''

جب آپ کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائیں تو اپنے ساتھ کوئی تحفہ ضرور لے جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کو کھلائے گا اللہ اس شخص کو جنت کے میووں سے نوازے گا''

اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ عیادت کے لئے جانے سے بیمار کو تکلیف نہ پہنچے۔ ہمارے پہلے امام حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''کسی بیمار کی عیادت کے لئے جو لوگ جاتے ہیں ان کو ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کو زیادہ ثواب ملے گا جو بیمار کے ساتھ کچھ وقت گزارتے ہیں، اگر بیمار چاہتا ہو کہ وہ اس کے پاس کچھ دیر ٹھہریں''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

بیماری کی صحت وتندرستی کے لئے دعا کریں ''اے اللہ! بیمار کو شفا مرحمت فرما اور اس کو ہر طرح کی اذیت سے محفوظ فرما''۔

سوچو...اور جواب دو :

١. عیادت کے متعلق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟
٢. عیادت کے متعلق حضرت علی علیہ السلام نے کیا فرمایا؟
٣. عیادت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

سبق ۳۷

غیبت

اے ایماندارو...! تم لوگ بہت سے گمانوں (پر عمل کرنے) سے پرہیز کرو ہو۔ کیوں کہ اس میں شک نہیں کہ بعض گمان گناہ ہے اور لوگوں کے عیوب نہ ڈھونڈو اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں کا کوئی بھی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے اور خدا سے ڈرو بے شک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (قرآن مجید)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا: اے ابوذرؓ اپنے کو غیبت سے باز رکھو کیونکہ غیبت زنا سے بدتر ہے' ابوذرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیوں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی زنا کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو پروردگار عالم اسے معاف کر دیتا ہے مگر غیبت میں جس کی غیبت کی ہے جب تک وہ نہ معاف کرے بخشا نہ جائے گا۔ ابوذرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی بندہ مومن کو اس طرح یاد کرنا کہ وہ برا مانے' ابوذرؓ نے عرض کیا اگر چہ واقعاً اس میں وہ بات پائی جاتی ہو؟ تو حضرتؐ نے فرمایا: اگر نہ پائی جاتی ہو تو وہ تہمت اور بہتان ہوگا۔ مومن کا فرض ہے جب اس کے سامنے کسی کی غیبت کی جائے اسے رد کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہاں سے چلا جائے۔

غیبت کے معنی :

کسی خاص مومن کی ایسی بات کا جو اس میں پائی جاتی ہو اور عیب ہو اس کے پیٹھ پیچھے اس طرح ذکر کرنا کہ اگر اس کو معلوم ہو تو اسے تکلیف پہنچے۔ چنانچہ بغیر نام لیے کہے کہ ایک شخص ایسا ہے۔ یا فلاں شخص ایسا ہے۔ یا کوئی ایسی بات جو لوگوں کے درمیان عیب نہ سمجھی جاتی ہو اور وہ برا مانے تو غیبت شمار نہ ہوگی۔

نقل

غیبت صرف زبان سے ہی نہیں ہوتی بلکہ دیگر اعضاء سے بھی ہوتی ہے مثلاً کسی لنگڑے کے چلنے یا کسی کے بات کرنے یا کپڑے پہننے کی نقل بھی اس میں شامل ہے۔

کن مقامات پر غیبت جائز ہے؟

۱) اگر کسی پر ظلم کیا گیا ہو تو مظلوم اس کے ظلم کی دستان کو ایسے شخص کے سامنے جو اس کے ظلم کو دفع کر سکے بیان کر سکتا ہے اور دوسرا سن سکتا ہے۔

۲) جب کوئی شخص کسی کے بارے میں، کسی معاملے جیسے (نکاح، قرض وغیرہ) کی غرض سے مشورہ کرے تو اس کے واقعی حالات بیان کر سکتا ہے۔

۳) اہل بدعت کی بدعت کو بیان کرنا چاہئے تاکہ اس کا سد باب ممکن ہو۔

۴) جب کوئی کسی گناہ کو علانیہ کرتا ہو تو اس شخص کے اس عیب کو بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔

۵) اگر کوئی شخص کسی صفت میں مشہور ہو یا اسی صفت سے پکارا جاتا ہو مگر اس حالت میں ایسے الفاظ ادا کرنا کہ اسے برا نہ معلوم ہو۔

غیبت کا کفارہ

توبہ کرے اور جس کی غیبت کی ہو اس سے معاف کرائے اور اگر وہ مرگیا ہو تو اس کے لیے خدا سے بخشش کی دعا کرے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. غیبت کرنے والا کس کا گوشت کھاتا ہے؟
۲. غیبت کے متعلق رسول خدا نے حضرت ابوذر سے کیا فرمایا؟
۳. زنا جیسے گناہ کو خدا توبہ کرنے پر معاف کر سکتا ہے لیکن غیبت کو نہیں کیوں؟
۴. لوگوں کی نقل اتارنا جس سے انھیں تکلیف پہنچے کیسا ہے؟
۵. غیبت کب جائز ہے؟

سبق ۳۸

غصہ

اللہ نے قرآن میں ان لوگوں کی کہ جو جنت میں جائیں گے، نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:

الـــذین ینفقون فی السـراء والضراء والکاظمـــین الغیـــظ والعافیــن عن الناس واللہ یحب المحســین

''ان پرہیزگاروں کے لئے مہیا کی گئی ہے جو خوشحالی اور گھٹن کے وقت میں بھی (خدا کی راہ پر) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں (کی خطا) سے درگزر کرتے ہیں اور نیکی کرنے والوں سے اللہ الفت رکھتا ہے۔'' (سورۃ عمران:۳ آیت:۱۳۴)

جب کوئی شخص ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچائے اور ہماری کوئی غلطی نہ ہو تو غصہ آجاتا ہے اور غصے کی حالت میں اہم ایسی باتیں کہہ بیٹھتے ہیں کہ جن پر بعد میں ہم پچھتاتے ہیں۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''اگر تمہیں غصہ آجائے تو، اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ دس بار گہری سانس لو اور وضو کرو''

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''غصہ شیطان کی خصلت ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے آگ پانی سے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ لہذا جب تم غصہ میں آجاؤ تو وضو کرلیا کرو''۔

صورتحال پر غور کرلیا کرو۔ اگر غلطی ہو تو مثبت انداز میں سوچو اور اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کرو۔ اگر غلطی تمہاری نہ ہو تو یقین رکھو کہ سچ ایک نہ ایک دن ظاہر ہو جائے گا، وقت آنے پر اپنی صفائی پیش کرو۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''غصہ پاگل پن سے شروع ہوتا اور افسوس پر ختم ہوتا ہے''

امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک کنیز نے ایک مرتبہ آپ پر گرم گرم شوربے کا کٹورا گرادیا۔ کنیز نے دیکھا کہ امام علیہ السلام کو بے حد تکلیف ہو رہی ہے، اسے خوف ہوا امام علیہ السلام اس کو سزا دیں گے۔ وہ مذکورہ قرآنی آیت کی تلاوت کرنے لگی۔

وہ جو اپنے غصے کو پی جاتے ہیں...... امام نے کہا کہ آپؑ کو اس پر غصہ نہیں ہے۔ اس نے آگے اور قرآن کی تلاوت کی...... اور جو لوگ دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں...... امام نے کہا، آپؑ نے اس کو معاف کردیا۔

اور پھر اس نے تلاوت کی...... اللہ ان لوگوں کو اجر خیر دیتا ہے جو دوسروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں...... امام علیہ السلام نے کنیز کو آزاد کردیا۔

امام علیہ السلام نے نہ صرف اپنے غصے پر قابو پالیا بلکہ کنیز کو آزاد بھی کردیا۔ امام علیہ السلام کے پیرو اور مطیع ہونے کی بناء پر ہم کم سے کم اتنا کر سکتے ہیں کہ جب کسی دوست، رشتہ دار یا کسی اور مسلمان سے کوئی خطا ہو جائے تو اپنے غصہ پر قابو پالیں۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. جنت میں لوگ جائیں گے، ان کی نشاندہی قرآن میں اللہ نے کیسے کی ہے؟

۲. غصہ کے متعلق حضرت علی علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

۳. امام زین العابدین پر گرم شوربہ گرانے کے بعد کنیز نے کیا کہا؟

۴. امام نے کیا کہا؟

سبق ۳۹

آیت اللہ العظمیٰ سید روح اللہ موسوی خمینیؒ سے ایک ملاقات

''کینڈا کے ایک فلسفی شاعر و ادیب رابن ووڈ سورتھ کارلس نے فروری ۱۹۸۲ء میں آیت اللہ خمینیؒ سے ملاقات کی' ایران کا' کارلس کا یہ تیسرا سفر تھا''۔

کارلس نے ایک کتاب ''امام اور ان کا انقلاب، جنت اور جہنم کا سفر'' لکھی ہے۔ ذیل میں ہم اس کتاب کا ایک ورق پیش کر رہے ہیں۔ ''امریکہ میں آیت اللہ خمینی سے شدید نفرت کی جاتی ہے کیونکہ آیت اللہ کے حکم پر امریکی سفیروں کو یرغمال بنایا گیا تھا۔ آج میں اس شخص (آیت اللہ) سے ذاتی طور پر ملاقات کرنے والا ہوں کہ جس شخص کی مرضی پر ایرانی قوم زندگی قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور جس کی پالیسیوں سے ایران میں ایک نئے انقلاب نے کروٹ بدلی اور امریکہ اور دوسرے یوروپی ملکوں میں جن پالیسیوں کی شدید مخالفت کی گئی۔

جب (آیت اللہ) خمینیؒ دروازے سے نمودار ہوئے، تو وہاں موجود لوگ ''خمینی خمینی'' کے

جذباتی نعرے لگانے لگے، میں نے اس وقت تک کسی بھی انسان کو ایسا جذباتی والہانہ خراج عقیدت پیش کرتے نہ دیکھا تھا اور نہ سنا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ دوراز سے ایک ایسی روحانی طاقت نمودار ہورہی ہے کہ جس کے وجود سے عمارت کا ذرہ ذرہ کانپ رہا ہے۔ سیاہ عمامے عبا اور سفید داڑھی میں امام خمینیؒ کی شخصیت کا رعب ہر فرد پر طاری تھا اور ان کے وجود کے سامنے تمام اشیاء بے وجود ہو کر رہ گئیں۔ ان کی شخصیت روشنی کا ایک ایسا مینارہ تھی جو ہر فرد کے دل ودماغ پر طاری ہوگئی تھی۔

یہ کوئی معمولی شخصیت نہیں تھی ۔ میں کئی مذہبی پیشواؤں مثلاً بدھ راہب دلائی لامہ اور کئی ہندو سوامیوں سے ملاقات کرچکا تھا لیکن کسی کا وجود بھی امام خمینیؒ کی شصیت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

سوچو...اور جواب دو :

ا. امام خمینیؒ کی شخصیت کا کینیڈا کے شہری پر کیا اثر پڑا؟

۲. امام خمینیؒ کی شخصیت اور دوسروں میں کیا فرق تھا؟

۳. کیوں یورپ اور امریکا آپ کا مخالف ہے؟

سبق ۴۰

آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی کی زندگی کا ایک دن

آیت اللہ العظمیٰ السید الخوئی مرجع تقلید اور حوزۂ علمیہ نجف اشرف کے زعیم تھے۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ نجف اشرف عراق میں گزرا۔ آپ ہر صبح نماز فجر سے بہت پہلے بیدار ہو جایا کرتے اور نماز فجر تک عبادت میں مصروف رہتے۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ اپنے اہل خاندان کے ساتھ ناشتہ کرتے، عام طور پر ناشتہ روٹی، پنیر کا ہوا کرتا تھا۔ گھر والوں کو ہدایت تھی کہ اس وقت گھر میں موجود تمام اہل خاندان، مہمان اور ملازمین ناشتے میں آپ کے ساتھ شامل ہوں۔

ناشتے کے بعد کچھ دیر آرام کیا کرتے، ٹھیک آٹھ بجے آپ خطوط کے جواب دینے بیٹھ جایا کرتے تھے۔ آپ اپنی ڈاک خود پڑھتے اور جواب دیتے۔ اس موقع پر نجف اشرف کے کئی علماء موجود ہوا کرتے تھے۔ آپ تمام شرعی و فقہی امور اور مسائل پر علماء سے مشورہ کرنے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچتے اور فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور ہر ایسے فتوے پر آپ اپنی مہر لگایا کرتے اور اس مہر کی حفاظت آپ خود کیا کرتے تھے۔

حضرت امام علی علیہ السلام کے روضہ کے بغل میں واقع ''مسجد خضرا'' میں آپ نماز ظہر کی امامت فرماتے تھے۔ آیت اللہ خوئیؒ نے یہاں ۶۰ /سال درس وتدریس فرمایا۔ دوپہر کے کھانے سے قبل آپ بڑی دیر تک ''مسجد خضرا'' میں رہتے جہاں مہمانوں سے ملاقات کرتے، گھر میں دوپہر کے کھانے کے بعد آپ کچھ دیر آرام کیا کرتے۔ شام چار بجے آپ ایک بار پھر علماء اور طلبہ سے رائے مشورہ کرتے، اس نشست میں درس وتدریس کے علاوہ وکیلوں کے امور پر تبادلۂ خیال ہوتا، اس نشست میں مختلف علوم کے ماہرین ہمیشہ موجود ہوا کرتے۔ آیت اللہ خوئیؒ کا قول ہے ''مشورہ کرنے والا شخص کبھی مایوس یا ناکام نہیں ہوتا۔''

اس نشست کا اختتام نماز مغرب کے وقت پر ہوتا اور نماز ''مسجد خضرا'' میں ادا کی جاتی۔ نماز کے بعد آپ دیوان خانے میں بیٹھتے جہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے لوگوں سے آپ ملاقات کرتے آپ ان کے مسائل پوری توجہ سے سنتے اور مشورے اور مدد کرتے۔ عام طور پر یہ نشست رات نو بجے تک جاری رہتی لیکن کبھی کبھار رات گیارہ بجے تک بات چیت کا سلسلہ جاری رہتا۔ اس نشست کے بعد آپ گھر لوٹتے اور اپنے اہل خاندان کے ساتھ کچھ وقت گزارتے، عالمی خبریں خصوصیت سے مسلم دنیا کی خبریں سماعت فرماتے۔

یہ آیت اللہ خوئی کی زندگی کا ایک عام دن ہے۔ آیت اللہ خوئی ۹۳ سال کی عمر تک ایسی ہی سادہ زندگی بسر کرتے رہے۔

سوچو...اور جواب دو :

۱. آیت اللہ العظمی خوئیؒ کس چیز پر زیادہ توجہ دیتے تھے؟۔
۲. لوگوں کے خطوط کا جواب کیوں خود دیتے تھے؟ جبکہ کوئی اور بھی دے سکتا تھا؟
۳. آپ مشورے کے متعلق کیا فرماتے تھے؟

ترانہ

ظلمت میں بھٹکتی دنیا کو ہم سیدھی راہ دکھائیں گے
اس رات کی کالی نگری میں ہم صبح درخشاں لائیں گے
نیکی کا علم لہرائیں گے
ہم اچھائی پھیلائیں گے

مظلوموں کے، مجبوروں کے، کمزوروں کے، ناچاروں کے
محتاجوں کے، مسکینوں کے، معذوروں کے، بیماروں کے
دکھ درد میں ہم کام آئے گے
ہم اچھائی پھیلائیں گے

ہم رب کی راہ دکھائیں گے، بھولے بھٹکے انسانوں کو
فرمانبردار بنائیں گے، اللہ کے نافرمانوں کو
سب کو قرآن سنائیں گے
ہم اچھائی پھیلائیں گے

بادل گرجے، بجلی چمکے، طوفان اٹھے، آندھی آئے
اولے برسیں، گولے برسیں، یا موت ہی سر پر منڈلائے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے
ہم اچھائی پھیلائیں گے

سورج کی طرح چڑھتے چڑھتے، چڑھتے چڑھتے، چڑھتے چڑھتے،
بادل کی طرح بڑھتے بڑھتے، بڑھتے بڑھتے، بڑھتے بڑھتے،
ہم دنیا پر چھا جائیں گے
ہم اچھائی پھیلائیں گے

.....ابوالمجاہدزاہدؔ

الفاظ و معانی

ظلمت	اندھیرا
رات کی کالی نگری	یعنی دنیا
درخشاں	روشن، چمکدار
علم	جھنڈا
مجبور	بے بس، ناچار
معذور	اپاہج، ناچار
کام آنا	مدد کرنا، سہارا بننا
فرمانبردار	حکم ماننے الا
نافرمان	حکم نہ ماننے والا
طوفان اٹھنا	تیز آندھی چلنا
منڈلانا	چکر لگانا

سوچو...اور جواب دو :

۱. آپ کا عزم کیا ہے اور اس کیلئے کیا تیاری کر رہے ہیں؟

۲. ''ہم اچھائی پھیلائیں گے'' میں ''ہم'' کا کیا مطلب ہے اور کون لوگ مراد ہیں؟

۳. ''ہم بڑے ہو کر کیا کریں گے؟'' اس عنوان پر سات جملے لکھئے۔

نیچے دیئے گئے الفاظ کی واحد لکھئے :

جیسے : مظلوموں مجبوروں کمزوروں محتاجوں مسکینوں بیماروں

مظلوم

سبق ۴۲

سورۃ القارعۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾
يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾ فَهُوَ
فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٨﴾ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

بنام خدائے رحمان ورحیم

کھڑکھڑانے والی ﴿۱﴾ اور کیسی کھڑاکھڑانے والی ﴿۲﴾ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیسی کھڑکھڑانے والی ہے ﴿۳﴾ جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کے مانند ہوجائیں گے ﴿۴﴾ اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اڑنے لگیں گے ﴿۵﴾ تو اس دن جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا ﴿۶﴾ وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا ﴿۷﴾ اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا ﴿۸﴾ اس کا مرکز ہاویہ ہے ﴿۹﴾ اور تم کیا جانو کہ ہاویہ کیا مصیبت ہے ﴿۱۰﴾ یہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۱﴾

سوالات :

۱. سورۃ القارعہ کے معنی ومطلب بیان کیجئے؟

سبق ۴۳

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ

اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۲۵۵ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲۵۶

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ

مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۵۷

اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ (اور) قائم ہے۔ نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے اِذن بغیر اس کی حضور میں شفاعت کرے۔ وہ لوگوں کے آئندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہے، اور لوگ اس کے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جتنا وہ چاہے۔ اسی کی کرسی آسمانوں کو اور زمین کو حاوی ہے۔ اور اس دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند مرتبہ (اور) صاحب عظمت ہے ﴿۲۵۵﴾ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے، یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہوگئی، پس جو شخص طاغوت کا منکر ہوا اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بے شک مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں۔ اور اللہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ ﴿۲۵۶﴾ جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کا حامی ہے ان کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے۔ اور جو منکر ہو گئے ان کے حمایتی طاغوت ہیں جو ان کو نور سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں اور وہی جہنمی ہیں۔ جس میں وہ (ہمیشہ) ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۵۷﴾

سوالات :

۱. آیت الکرسی کے معنی و مطلب بیان کیجئے؟